© rasailojaraid.com

درس حدیث

مولانا یحییٰ نعمانی

توبہ واستغفار

آدمی ابن آدم ہے، اس سے گناہوں کا ارتکاب ہو ہی جاتا ہے۔ اگر کسی ایمان والے کے اندر اپنے رب کا خوف اوراس کے سامنے جوابدہی کا یقین ہے اوراگر وہ اس کے بے پایاں احسانات وبے گنتی انعامات کا شکر گزار ہے تو یقیناً اس کا ضمیر اس کو ملامت کرے گا، اس کو اپنی غلطی پر شرمندگی اوراپنی ناشکری ونافرمانی پر احساس جرم ہوگا۔ اس کو محسوس ہوگا کہ وہ اپنے مالک وآقا سے دور ہوگیا ہے، اس کی نگاہوں سے گرگیا ہے۔ وہ دلی رنج وندامت کے ساتھ ایک مرتبہ اپنے رب کی طرف واپس ہونے، اس کے قرب کی لذت حاصل کرنے، اس کو منانے اور راضی کرنے کا عزم کرے گا اورارادہ باندھے گا کہ وہ اللہ کی رضا جوئی اوراس کی فرماں برداری سے اپنی غلطی ونافرمانی کی تلافی کی کوشش کرے گا...... کسی مؤمن کے دل کی یہ کیفیت اوراس کا یہ عمل شریعت کی اصطلاح میں توبہ کہلاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب کسی ایمان والے بندے کو توبہ کی کیفیت نصیب ہوگی تو وہ اپنے کریم آقا سے اپنے گناہوں کی بخشش اوران کی سزا معاف کرنے کی درخواست بھی کرے گا، اس کا یہ معافی مانگنا استغفار ہے، اور یہ بھی واضح ہے کہ معافی مانگتے وقت وہ اپنی نافرمانیوں پر پشیمان ورنجور ہوگا، آئندہ کے لیے گناہوں سے دور رہنے کا عزم بھی کرے گا اوراپنے رب کو راضی کرلینے کی کوشش بھی کرے گا۔ اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ توبہ واستغفار ایک دوسرے کے لازم ملزوم ہیں یعنی ہمیشہ استغفار کے ساتھ توبہ کی کیفیت اورتوبہ کی کیفیت کے ساتھ استغفار ومعافی طلبی ضرو پائے جاتے ہیں۔

کریم ورحیم کی شان غفاری وتوّابی

ہمارا رب نہایت رحیم وکریم ہے، اس کی رحمت بے حد وسیع ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے بتلایا ہے (اور کیا شبہ سچ بتلایا ہے) کہ وہ اپنے بندوں سے ماں سے زیادہ محبت کرتا ہے (بخاری)، بڑے سے بڑے گناہ گاروں، پاپیوں اور اپنے باغیوں کو وہ ذرا سی معافی مانگنے پر معاف کردیتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ معاف کردیتا ہے بلکہ معاف کرکے خوش ہوتا ہے اورفرشتوں سے اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ کسی کے گناہوں کی کثرت اس کی غفاری کو روک نہیں سکتی۔ بس شرط یہ ہے کہ بندہ اس کے سامنے جھک کر، شرمندہ ہوکر اپنی عاجزی کا اظہار کرے معافی مانگے اوراپنے مجرمانہ طریقہ کو چھوڑنے کا اظہار وارادہ کرے۔ خداوند قدوس کی غفاری وستاری کے بیان کو رحمت اللعالمین ﷺ نے خوب خوب بیان فرمایا ہے۔ چند حدیثوں کا مطالعہ فرمایئے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں سے توبہ کر لینے والا گنہگار بندہ بالکل اس بندے کی طرح ہو جاتا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔‘‘

(ابن ماجہ، طبرانی)

دنیا میں جب کسی غلط کار یا مجرم کو ندامت اور معافی مانگنے پر معاف کیا جاتا ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو اپنے کیے کی سزا نہیں دی جاتی۔ اگر کسی نے اپنی ندامت اور اصلاح حال کا عملی ثبوت دیا تو یہ ہوتا ہے کہ اس سے ناراضی ختم کر دی جاتی ہے مگر کہیں یہ نہیں ہوتا کہ اس کو وہ مقام دے دیا جائے جو نیکو کاروں اور گناہ نہ کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا معاملہ نرالا ہے۔ اس کی بارگاہ میں اگر کسی کی شرمندگی قابل رحم قرار پائی اور اگر کسی کی ندامت آمیز توبہ نے بار پالیا تو اس کی سزا بھی معاف ہوتی ہے، اللہ اپنی ناراضی ختم کر کے اس سے راضی بھی ہوتا ہے، بلکہ وہ اس کو گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دیتا ہے کہ وہ بالکل معصوموں اور نیکو کاروں کی طرح اس کا محبوب اور پیارا قرار پاتا ہے۔ سبحان اللہ!

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ایک بندہ گناہ کرتا ہے، (پھر اس کو اللہ کا خیال آتا ہے) تو کہتا ہے: اے اللہ میرے مالک! مجھ سے گناہ ہو گیا، مجھے معاف فرما دے، اس کے جواب میں اللہ (فرشتوں کو مخاطب کر کے) کہتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا، پھر اس کو خیال ہوا کہ اس کا ایک مالک ہے، وہ چاہے گا تو گناہ معاف کر دے گا اور چاہے گا تو پکڑے گا، میں اپنے بندے کو بخشتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کرتا ہوں۔

پھر کچھ وقت کے بعد دوبارہ گناہ کر لیتا ہے، پھر وہ اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ خدایا میرے گناہ کو معاف فرما دیجئے، پھر اللہ کہتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا، پھر اس کو یاد آیا کہ اس کا ایک رب ہے وہ چاہے گا تو معاف کر دے گا اور چاہے گا تو پکڑے گا اور سزا دے گا۔ (فرشتو! گواہ رہنا) میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔

پھر وہ بندہ تیسری مرتبہ گناہ کرتا ہے، پھر نادم ہو کر عرض کرتا ہے، میرے مالک! مجھ سے پھر گناہ ہو گیا مجھے معاف کر دیجئے، پھر اللہ تعالیٰ (اسی طرح فرشتوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے) کیا میرے بندے کو معلوم ہوا کہ اس کا رب معاف بھی کر سکتا ہے، اور اس کو یہ قدرت بھی ہے کہ وہ گناہ گار کو سزا دے، میرے بندے میں تجھے معاف کرتا ہوں، اب تو جو چاہے کر۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حال کسی ایک بندے کا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا بندوں سے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی گناہ کر کے سچے دل سے اس سے معافی مانگتا ہے تو وہ اس کو معاف فرماتا ہے۔ پھر اس کی کریمانہ شان یہ بھی ہے کہ اگر وہ بندہ بار بار گناہ کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمساری کے ساتھ توبہ و استغفار بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتا رہتا ہے تو اللہ اس کو ہر بار معاف کرتا ہے، یہ اس کی کریمی ورحیمی ہے۔

حدیث کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ کی طرف بار بار گناہ کرنے اور معافی مانگ لینے والے بندے کی معافی کے اعلان کے بعد یہ جملہ ہے کہ ''میرے بندے جا! میں تجھے معاف کرتا ہوں، اب تو جو چاہے کر'' اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب اس کو گناہوں کی اجازت دے دی گئی، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے غفاری کے قانون سے باخبر کرتے ہیں کہ وہ چاہے جتنی بار گناہ کر کے اس کی غفاری کی پناہ ڈھونڈے گا اس کو پناہ دی جائے گی، بس شرط یہ ہے کہ اس کی توبہ سچی ہو......یہیں یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ ایک ایسے بندے پر جو اپنے بار بار گناہوں سے شرمسار ہو کر اپنے رب سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے اس قسم کے کریمانہ اعلان کا کیا اثر پڑے گا اور اس کے دل میں اپنے رب کی کامل اطاعت گزاری ووفاداری کا کیسا جذبہ پیدا ہوگا۔

ان احادیث میں (اور آئندہ آنے والی احادیث میں بھی) اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی جو رحیمانہ شان بیان کی گئی ہے وہ یقیناً ہم گناہ گاروں وخطا کاروں کا بڑا سہارا او آسرا ہے، اس قسم کی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے دربار میں کوئی محروم نہیں سوائے اس کے جو ایسا متکبر وغافل ہو کہ گناہ پر گناہ کیے جائے مگر کبھی اس کو شرم نہ آئے، کبھی اپنے رب کے سامنے حاضری کا خوف نہ ہو اور وہ ایسا نڈر وبے باک ہو کہ اپنے مالک سے معافی بھی نہ مانگے۔

☆......☆......☆

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

مرکزِ احرار
دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

31 مارچ 2005ء
بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

فون: 061-4511961

الداعی
سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

© rasailojaraid.com